Regd. No. L.5252

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ار

یوم یکشنبہ ٭ ۲ شعبان سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۲۷ امان ۱۳۳۴ ہش ٭ ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۵۵ء	نمبر ۷۵

پیرس کے معاہدات کے پیش نظر مشرقی جرمنی حفاظتی اقدامات کر رہا ہے

برلن ۲۶ مارچ۔ مشرقی جرمنی کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ پیرس کے معاہدوں کی توثیق کے بعد سے جو نئی صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ اس کے پیش نظر احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ سرکاری اعلان میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ان احتیاطی تدابیر یا حفاظتی اقدامات کی نوعیت کیا ہوگی۔ عام خیال یہی ہے کہ مشرقی یورپ کے ۷ ممالک کے درمیان پچھلے دسمبر میں ماسکو میں جو مشورے ہوئے تھے۔ انہیں فوری طور پر عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ ان مشوروں کے مطابق فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ مشرقی یورپ کے سات ممالک روس کے ساتھ مل کر فوجوں کو منظم کرنے کے لئے مشترکہ کارروائی کریں گے۔ سرکاری اعلان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ معاہدات پیرس کے تحت مغربی جرمنی کے مسلح ہو جانے سے جرمنی کو پر امن ذرائع سے متحد کرنے کے امکانات ختم ہو گئے ہیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ مارچ۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کچھ عرصہ کے لئے کل لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے اپنی واپسی تک کے لئے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کو قائمقام امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

کل نماز جمعہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ پڑھتے ہوئے آپ نے احباب کو جماعتی تنظیم کی حقہ پابندی کرنے اور خدمت اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل صحتیابی کے لئے یہ امر ازحد ضروری ہے کہ کسی قسم کا فکر یا ہم وغم حضور کے قریب نہ پھٹکنے پائے۔ اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے اندر ایک ایسی تبدیلی پیدا کریں کہ حضور ہمارا جوش قربانی دیکھ کر خوش ہو جائیں۔ اور حضور کو اطمینان ہو کہ جماعت کمال تندہی سے اپنے فرائض بجا لا رہی ہے۔ خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے سفر یورپ کے بابرکت ہونے اور حضور ایدہ اللہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی پرزور تحریک فرمائی۔

٭ جوہر آباد ۲۶ مارچ۔ آئندہ جمعرات کو قتل کے علاقے میں ... کا ایک اور کارخانہ کام شروع کر دیگا۔ یہ کارخانہ ایک کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیا گیا ہے۔

پاکستان کا تجارتی وفد ترکیہ میں

استنبول ۲۶ مارچ۔ پاکستان کا تجارتی وفد کل یہاں پہنچ گیا۔ حکومت ترکیہ کے محکمہ بیرونی تجارت کے نمائندوں اور ترک چیمبر آف کامرس کے ارکان نے ہوائی اڈہ پر وفد کا استقبال کیا۔ اس وفد میں مسٹر غلام فاروق اور مسٹر ایم اے اصفہانی بھی شامل تھے۔ وہ یہاں پہنچنے کے فوراً بعد انقرہ روانہ ہو گئے۔

مرکزی کابینہ انتظامی کونسل کی رپورٹ پر ۲۸ مارچ کو غور کرے گی

ایک یونٹ کے قیام کے متعلق سرکاری اعلان آئندہ ہفتہ متوقع ہے

کراچی ۲۶ مارچ۔ مرکزی کابینہ کے اجلاسوں میں جو گذشتہ کئی روز سے مسلسل ہو رہے ہیں۔ اہم سیاسی اور قانونی امور پر غور وخوض جاری ہے ایک یونٹ کے قیام کے سلسلے میں انتظامی کونسل کی رپورٹ ۲۸ مارچ کو منعقد ہونے والے اجلاس میں زیر غور آئے گی۔ اسلئے خیال یہی ہے۔ کہ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ میں تبدیل کرنے کے سلسلے میں سرکاری اعلان آئندہ ہفتہ ہی ہو سکے گا۔ ۲۸ مارچ کے اجلاس میں انتظامی کونسل کے صدر جناب مشتاق احمد گورمانی بھی خاص دعوت پر اجلاس میں شریک ہونگے۔ پہلے انہوں نے ۲۶ مارچ کو لاہور واپس آجانا تھا۔ لیکن غالباً انتظامی کونسل کی رپورٹ پر غور وخوض کے پیش نظر انہیں آئندہ پیر تک کراچی میں ٹھہرا لیا گیا ہے تاکہ وہ بھی رپورٹ پر بحث میں حصہ لے سکیں اب خیال ہے کہ وہ پیر کو یا اس سے اگلے روز لاہور واپس آئیں گے۔ امید ہے اسی وقت تک دستوری کنونشن کا مسئلہ بھی طے ہو جائے گا۔ اور اس کے انعقاد کی تاریخ بھی مقرر کر دی جائے گی۔ کنونشن کے ارکان کی تعداد کے بارے میں ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ ان کی تعداد ۸۰ اور ۱۰۰ کے درمیان ہوگی۔

سید کلیم احمد شاہ صاحب کا عزم انگلستان
اور
درخواست دعا

(از سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ (مہر آپا) حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

میرے بھائی عزیزم محترم سید کلیم احمد شاہ صاحب بغرض تعلیم اور ٹریننگ ۲۹ مارچ کو انگلینڈ روانہ ہو رہے ہیں۔ میں تمام احباب خاص طور پر درویشان قادیان سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ عزیز کے بخیریت پہنچنے اور بخیر وعافیت دینی ودنیاوی کامیابی کے ساتھ واپس آنے کی دعا کریں۔

ہندوستانی افواج کے سربراہ

نئی دہلی ۲۶ فروری۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل ایوان زیریں میں اعلان کیا کہ آئندہ بری اور فضائی افواج کے سربراہ کمانڈر انچیف کی بجائے چیف آف سٹاف کہلائیں گے۔

ایٹمی تجربات کے مشاہدے کیلئے شمالی اوقیانوس کے ملکوں کو مبصر بھیجنے کی دعوت

واشنگٹن ۲۶ مارچ۔ امریکہ آجکل صحرائے نوادا میں ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کے جو تجربات کر رہا ہے ان کے مشاہدہ کے لئے اس نے معاہدہ شمالی اوقیانوس کے شریک ملکوں کو مبصر بھیجنے کی دعوت دی ہے۔ سنہ ۱۹۴۲ء کے بعد سے امریکہ نے پہلی بار ایٹمی دھماکوں کے مشاہدے کے لئے غیرملکی مبصروں کو مدعو کیا ہے۔ برطانیہ اور کینیڈا نے امریکہ سے خاص زور دیا ہے کہ وہ اپنے مبصر ضرور بھیجے چنانچہ ان ملکوں کے چیف آف اسٹاف فوجی مبصروں کی ایک جماعت بھیجنے کے انتظامات کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ ان میں بعض سائنسدانوں کو بھی شامل کیا جائے گا۔

پنجاب میں پن بجلی کے ایک اور اسٹیشن کی تعمیر

لاہور ۲۶ مارچ۔ پنجاب میں پن بجلی کا ایک اور اسٹیشن تعمیر کیا جا رہا ہے۔ جس میں بارہ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کی جائے گی۔ اس اسٹیشن کے لئے یوگوسلاویہ سے جنریٹرز منگوائے جا رہے ہیں۔ یوگوسلاویہ یہ جنریٹرز اور بجلی کا دوسرا سامان چاول کے عوض بھیجے گا۔

مذہبی فرقوں کا الٹی میٹم

سیگاؤں ۲۶ مارچ۔ جنوبی ویٹ نام کے وزیر اعظم تین مذہبی فرقوں کے دو وسیع بات چیت کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں ان فرقوں نے حکومت کو دوبارہ منظم کرنے کے بارے میں پانچ یوم کا الٹی میٹم دے رکھا تھا۔ جس کی وجہ سے شدید فساد کا خطرہ تھا وہ الٹی میٹم آج ختم ہو گیا ہے۔ احتیاطی اقدام کے طور پر شہر میں بکتر بند گاڑیاں گشت کر رہی ہیں۔

انقرہ ۲۶ مارچ۔ ترکی کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ ترکی شام سے دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتا ہے اگرچہ اس وقت تعلقات خوشگوار نہیں ہیں اس نے کہا شام مصر اور سعودی عرب کا مجوزہ دفاعی معاہدہ اسرائیل کے خلاف نہیں۔ بلکہ ترکی کے خلاف ہے۔

حکومت عراق کو پہلے سے زیادہ رائلٹی ملیگی

بغداد ۲۶ مارچ۔ حکومت عراق اور غیرملکی "عراق پیٹرولیم کمپنی" کے درمیان ایک نیا سمجھوتہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے حکومت عراق کو پہلے سے زیادہ رائلٹی ملے گی۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۵۵ء

خدا تمہیں پھر زندہ کریگا

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو سعید روحیں ماموراں اللہ کی دعوت پر آگے آتی ہیں۔ اور جو پیغام اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کے ذریعہ دنیا کو پہونچانا ہوتا ہے۔ اسکو پہنچانے میں تن من دھن نثار کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے خاص انعامات رکھے ہیں۔ جو معمولی عبادات کے انعامات سے بدرجہا بہتر اور قیمتی ہوتے ہیں۔ اور یہ اس لئے کہ ایسے لوگوں کو معمول سے بڑھ کر قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ایسے خواص کو دنیا اور اس کی نعمتوں سے بڑی حد تک منہ پھیر لینا پڑتا ہے۔ انہیں اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ دین کی خدمت اور اسکے پیغام کی اشاعت میں صرف کرنا پڑتا ہے انہیں رات دن چین جسکو دنیاوی زبان میں چین کہا جاتا ہے۔ قطعاً نصیب نہیں ہوتا۔ گویا وہ ہر وقت خواہ دن ہو یا رات گھوڑے پر سوار رہتے ہیں۔

دراصل یہ ایک فطری اصول ہے۔ جو لوگ بھی کوئی مقصد سامنے رکھ کر اٹھتے ہیں۔ اور جو لوگ ان کے ساتھی بنتے ہیں انہیں غیر معمولی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ آپ دنیا کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو آپ کو نظر آئے گا کہ یہ ایک عام اصول ہے جس شخص نے بھی کسی مقصد کے لئے غیر معمولی قربانیاں کی ہیں۔ وہ اسی حد تک اس میں کامیاب ہوا ہے۔ اب چونکہ دین کی اشاعت کا مقصد ایک حقیقی مقصد ہے۔ اور سب دنیاوی مقاصد اس کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس لئے لازماً جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشاعت دین کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اور جو سعید روحیں اس کے گرد جمع ہوتی ہیں۔ انہیں اس مقصد کی عظمت کے مطابق عظیم قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے صحابہ اور جو بھی جماعت میں شامل ہوتا ہے اس سے خاص طور پر یہ عہد لیا کرتے ہیں کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔"

جس کا یہ مطلب ہے کہ ایک طرف دنیا کے خزانے دنیا کی تمام نعمتیں رکھ دی جائیں۔ اور دوسری طرف دین کی اشاعت کا سوال ہو تو ہمیں دنیا کے خزانوں اور دنیاوی نعمتوں پر لات مارنی ہوگی۔ اور دین کو اختیار کرنا ہوگا۔

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سرداران مکہ نے دنیا کی تمام نعمتیں جو ان کے قیاس میں آ سکتی تھیں پیش کیں۔ آپ کو اپنا بادشاہ بنانا دولت اور حسین ترین عورت سے شادی کی پیشکش کی۔ ایک دنیادار انسان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا نعمتیں ہو سکتی ہیں۔ قریش نے صرف اتنی شرط پر یہ پیشکش کی تھی۔ کہ آپ نعوذ باللہ دین کی اشاعت سے باز آ جائیں۔ مگر ہمارے آقا فداہ امی وابی نے اس کا جو جواب دیا انسانی تاریخ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ ذرا یہ بھی خیال کر لو کہ اس پیشکش کے قبول نہ ہونے کے ساتھ "موت" یعنی نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کی دھمکی بھی تھی مگر آپ نے جواب دیا کہ

"اگر یہ لوگ سورج میرے دائیں اور چاند میرے بائیں لا کر رکھ دیں۔ تو پھر بھی میں اشاعتِ اسلام سے باز نہیں آؤنگا۔"

یہ جذبہ تھا جس نے سیدنا حضرت ابوبکرؓ سیدنا حضرت عمرؓ۔ سیدنا حضرت عثمانؓ اور سیدنا حضرت علیؓ اور ان کے ساتھ سینکڑوں سعید روحوں میں وہ آگ لگا دی تھی۔ کہ دنیا کے خزانے ان کی نظر میں ہیچ ہو کر رہ گئے تھے۔

الغرض الٰہی جماعتوں کو خاصکر ابتدا میں غیر معمولی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک زمانے کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہونچانا ہوتا ہے۔ ان کا حال ایسا ہی سمجھیں جیسے کہ ایک بنجر افتادہ زمین کو باغ کے لئے تیار کرنے کے لئے غیر معمولی محنت کرنی پڑتی ہے۔ ایک نسل بلکہ اس سے بھی زیادہ نسلیں تو زمین کو تیار کرتی رہتی ہیں۔ اور باوجود محنت شاقہ کے انہیں بظاہر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ مگر ان کی آئندہ نسلیں اس سے بیبہا فائدہ اٹھاتی ہیں یہ تو ایک دنیاوی مثال ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو جماعت الٰہی پیغام پہونچانے کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ اس کو تو جان تک بھی نثار کرنی پڑے تو دریغ نہیں کرتی۔ کیونکہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی انعامات تیار رکھے ہوتے ہیں۔ اور انہیں اس کا کامل یقین ہوتا ہے۔ چنانچہ اکثر صحابہ کرامؓ جن کو کفار اذیت دیتے اور شہید کرنے لگتے تو ان کی زبان پر یہ الفاظ ہوتے

فزت ورب الکعبۃ

کعبہ کے رب کی قسم میں نے اپنی مراد پالی۔

یعنے دین کے واسطے جان دینا ہی ان کے مقصد کا حصول تھا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب خود اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے کام کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ تو جب وہ اس کے لئے اپنی جان بھی پیش کر دیتا ہے۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے اپنی گود میں اٹھا لیتا ہے۔ اس کو حقیقی زندگی ملتی ہے۔ اور گویا وہ جاودانی طور پر زندہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شہدا کے متعلق یہی فرمایا ہے۔ کہ انہیں مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندہ ہیں۔

یہی بات ہے جس کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بیان مورخہ ۲۳/۳/۵۵ کے آخر میں جماعت کے نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"یاد رکھو کہ وہ موت جو تم خدا کے لئے قبول کرو گے وہ موت آخری نہیں ہوگی۔ اس کے بعد خدا تمہیں پھر زندہ کریگا۔ اور تمہیں دین کی خدمت کرنیکی توفیق دیگا۔ ..... اگر تم خدا کے لئے موت قبول کروگے تو خدا تم کو ایسی زندگی دیگا جسکو کوئی ختم نہیں کریگا"

مکرم مولوی صالح محمد صاحب واقف زندگی کی لنڈن کو روانگی

ربوہ ۲۴ مارچ مکرم مولوی صالح محمد صاحب مولوی فاضل واقف زندگی سلسلے کی ہدایت کے ماتحت کل بعد دوپہر لنڈن جانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ متعدد اصحاب نے الوداعی دعا کے ساتھ آپ کو الوداع کہا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف سات سال تک مغربی افریقہ میں خدمات دینیہ بجا لانے کے بعد گزشتہ سال واپس تشریف لائے تھے۔ اب آپ کو لنڈن متعین کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آپکی صحت کچھ عرصہ سے بہت خراب چلی آ رہی ہے احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

مہتمم مال و زعما صاحبان انصار مطلع رہیں

بغیر رسید بک مطبوعہ مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے ہرگز کسی سے چندہ وصول نہ کیا جانا چاہیئے۔ اگر کسی کے پاس رسید بک نہ ہو۔ یا پہلی رسید بک ختم ہو چکی ہو۔ تو دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ سے لکھ کر منگوالیں۔

زعما صاحبان انصار کا فرض ہے کہ ختم شدہ رسید بکوں کی پڑتال کرکے اس تسلی کے بعد کہ جو چندہ ان رسید بکوں کے ذریعہ وصول کیا گیا ہے۔ وہ مرکز کے حصہ کا مرکز میں بھجوایا جا چکا ہے۔ اور مقامی ضروریات کے حصہ کا چندہ جو وضع کیا گیا ہے۔ اس کا باقاعدہ اندراج رجسٹر میں ہو چکا ہے۔ اس پڑتال کے بعد ختم شدہ رسید بکیں ۱۵ اپریل ۵۵ء تک دفتر صدر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ میں اپنی رپورٹ کے ساتھ داخل کرادیں۔

۱۵ اپریل ۱۹۵۵ء کے بعد مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے نمائندہ کی پڑتال پر یہ ختم شدہ رسید بکوں کا مرکز میں نہ پہونچنا قابل اعتراض ہوگا۔ جس کے جواب دہ زعما اور مہتمم صاحبان مال ہوں گے۔

(نائب صدر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ)

ضروری اعلان ایسے اراکین جن کی عمر ۴۰ سال یا اس سے زائد ہو وہ بلحاظ اپنی عمر کے اراکین انصار کے ممبر ہیں۔ جو انفرادی طور پر کہیں رہتے ہوں۔ اور کسی مجلس انصار اللہ سے ان کا الحاق نہیں یا ایسی جماعت جہاں تین اراکین انصار نہ ہوں وہاں مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہو سکتی۔ انہیں چاہیئے کہ تنظیم انصار اللہ میں شامل ہونے کے لئے دفتر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ سے فارم درخواست ممبری منگوالیں اور اسے پُر کر کے [illegible] (نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیعت اور توبہ کی حقیقت

"بیعت میں جاننا چاہیئے کہ کیا فائدہ ہے۔ اور کیوں اس کی ضرورت ہے؟ جب تک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو۔ تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی۔ جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے۔ مثلاً روپیہ پیسہ۔ کوڑی۔ لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شے ہے اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی۔ ایک کوڑی کی حفاظت کے لئے وہ سامان نہ کرے گا۔ جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑے گا۔ اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈال دے گا۔ علیٰ ھذا القیاس جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے۔ اس کی زیادہ حفاظت کرے گا۔ اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے۔ جس کے معنے رجوع کے ہیں۔ یہ اس حالت کا نام ہے۔ کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں۔ اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کیا ہوا ہے۔ گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کرلی ہوئی ہے۔ تو توبہ کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے۔ اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے۔ تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے۔ اور وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے۔ اور سب چیزوں کو مثل چارپائی فرش و ہمسائے وہ گلیاں کوچے بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے۔ یعنے اس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا۔ اس کا نام توبہ ہے۔ معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں۔ اور تقوےٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے۔ جو توبہ کرتا ہے اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے۔ اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ وہ جب تک اس کل کا نعم البدل عطا نہ فرماوے نہیں مارتا۔ ان اللہ یحب التوابین میں یہی اشارہ ہے۔ کہ وہ توبہ کرکے غریب بیکس ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے۔ اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔ دوسری قومیں خدا کو رحیم و کریم خیال نہیں کرتیں۔ عیسائیوں نے خدا کو تو ظالم جانا۔ اور بیٹے کو رحیم۔ کہ باپ تو گناہ نہ بخشے۔ اور بیٹا جان دے کر بخشوائے بڑی بے وقوفی ہے کہ باپ بیٹے میں اتنا فرق۔ والد۔ مولود میں مناسبت اخلاق عادات کی ہوا کرتی ہے۔ مگر یہاں تو بالکل ندارد) اگر اللہ رحیم نہ ہوتا تو انسان کا ایک دم گزارہ نہ ہوتا۔ جس نے انسان کے عمل سے پیشتر ہزاروں اشیاء اس کے لئے مفید بنائیں۔ تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے۔ کہ توبہ اور عمل کو قبول نہ کرے۔

گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے۔ اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے۔ جیسے مکھی کے دو پر ہیں ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے دو پر ہیں ایک معاصی کا۔ دوسرا خجالت۔ توبہ۔ پریشانی کا۔ یہ ایک قاعدہ کی بات ہے۔ جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے۔ تو پھر اس کے بعد پچھتاتا ہے۔ گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا۔ اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ توبہ اس کی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ جب نبی معصوم ستر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا۔ جو اس پر راضی ہو جائے۔ اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے۔ وہ آخر اسے چھوڑے گا۔" (ملفوظات)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

جماعت احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کی چھٹی کامیاب سالانہ کانفرنس

حضور ایدہ اللہ کا پیغام۔ اسلام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کا عزم

مجلس شوریٰ کا اجلاس

(از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی۔ بتوسط وکالت تبشیر)

جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کی چھٹی سالانہ کانفرنس ۲۵-۲۶ دسمبر ۱۹۵۹ء کو احمدیہ سنٹرل مسجد میں منعقد ہوئی۔ جس میں تقریباً بیس جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی

افتتاحی تقریر

کانفرنس کا افتتاح مکرم محترم نسیم سیفی صاحب نے کیا۔ افتتاحیہ تقریر میں آپ نے حاضرین سے کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ کہ ایک سال کے لمبے عرصہ کے بعد آج پھر اس نے ہمیں ایک جگہ اکٹھے ہونے کی توفیق بخشی ہے۔ تاہم سب اس بات پر غور کرسکیں۔ کہ ہم اپنے اوپر عائد شدہ ذمہ داریوں سے کس طرح عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ آپ نے کہا ہمارا یہ اجتماع عام دنیاوی قسم کی میٹنگوں یا جلسوں جیسا نہیں ہے۔ بلکہ ہم ایک خاص اور اہم مقصد کے لئے اس جگہ اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے اس پیغام کو جو اس نے دنیا کی بھلائی اور بہتری کے لئے نازل کیا دنیا کے ہر فرد بشر تک پہنچا دیں۔ اور یہ کام اسی صورت میں پایہ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے اندر قربانی اور ایثار کا جذبہ پیدا کرے۔ کیونکہ یہی وہ ذرائع ہیں جن سے قومیں ترقی کرتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کا پیغام

افتتاحیہ تقریر کے بعد پریذیڈنٹ جنرل مسٹر S. O. Bakare نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں بیرونی مشنوں سے آنے والے نمائندگان کو خوش آمدید کہا۔ اور بتلایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ہماری تنظیمی راہ نمائی کے لئے اس سال نئی کانسٹی ٹیوشن ارسال فرمائی ہے۔ تاہم اپنے آپ کو زیادہ منظم کرسکیں۔ اور کام کی رفتار کو تیز کرسکیں۔ آپ نے تمام احباب سے درخواست کی۔ کہ وہ سب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کانسٹی ٹیوشن کو ہمارے لئے زیادہ سے زیادہ بابرکت کرے اور ہمیں اس کے مطابق صحیح معنوں میں کام کرنے کی توفیق بخشے۔ بالآخر آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے جماعت ہائے نائیجیریا کو بصورت برقیہ ارسال فرمایا تھا۔ اور وہ پیغام حسب ذیل ہے۔

God be with you. Raise the banner of Islam banner of peace and goodwill

حضور کے اس پیغام کی تشریح کرتے ہوئے مسٹر پریذیڈنٹ نے کہا کہ اگرچہ اس پیغام کے الفاظ تھوڑے ہیں۔ لیکن ان کے اندر ایک بہت لمبا پروگرام ہے۔ جسے ہمیں اپنے لئے مشعل راہ بنانا چاہیئے۔

دیگر تقاریر

دوسری تقریر مسٹر A. R. Lawa کی تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع Islam a code of life تھا۔ آپ نے کہا کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ جس میں انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے لئے پروگرام موجود ہے۔ اسلام نے صرف نمازوں اور روزوں پر ہی زور نہیں دیا۔ بلکہ انسان کی زندگی کے ہر لمحہ کے لئے اسلامی شریعت میں کوئی نہ کوئی حکم موجود ہے۔ آپ نے قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کیا۔ کہ بچہ کی پیدائش کے وقت سات سال کی عمر تک پہنچنے سے قبل دس سال کی عمر میں جوانی کے وقت بڑھاپے کے وقت غرضیکہ ہر لحظہ اور ہر آن اسلام نے ہماری راہنمائی کی ہے۔ اور تمام حالات میں ہمارے لئے مفید اور عمدہ ہدایات ہم پہنچائی ہیں۔

اسلام کو دنیا کے کونے کونے تک پھیلانے کا عزم

آپ کے بعد الحاج اے۔ اے۔ اولانی نے "ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر لیکچر دیا جس میں آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہا شکر ہے۔ اس نے موجودہ جہالت اور دہریت کے زمانہ میں ہماری ہدایت کے لئے ایک مامور مبعوث کیا۔ جس پر ایمان لانے سے ہمیں نہ صرف دنیاوی پھندوں سے نجات ملی بلکہ ہمیں اپنے خالق حقیقی کو پہچاننے کی بھی توفیق ملی۔ اور ہمیں ان ذرائع کا پتہ چلا کہ جن سے ہم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرسکتے ہیں۔ اور اس کے رحم کو جذب کرسکتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہمارے لئے صرف اسلام قبول کرلینا ہی کافی نہیں بلکہ ہمارا فرض ہے کہ اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچائیں اور یہ کام اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب ہم میں سے ہر ایک بچہ جوان اور بوڑھا اپنے اندر قربانی کی روح پیدا کرے۔ تبلیغی کام کو وسیع کرنے کے لئے ہمیں بہت سے مشنریوں کی ضرورت ہے لیکن موجودہ حالات میں ہم اتنے زیادہ نہیں

اس قدر کثیر تعداد میں بانتخواہ مشنری ملازم رکھے جا سکیں۔ لہٰذا اس ضرورت کو پورا کرنے کی یہی صورت ہے کہ وقت کی پابندی کرتے ہوئے والنٹری طور پر کام کریں۔ اگر خدا نے چاہا تو وہ وقت بعید نہیں کہ جب ہم کافی تعداد میں مشنری ملازم رکھ سکیں گے

خلافت کی اہمیت

آخری تقریر الحاج اے ڈبلیو فلاڈیو (A. W. Falawo) نے The Institution of Khilafat کے موضوع پر کی۔ اسلامی تاریخ کے گذشتہ واقعات کو بیان کرتے ہوئے آپ نے حاضرین کو بتایا۔ کہ خلافت خدا تعالےٰ کا انعام ہے جس وقت تک مسلمانوں کے اندر خلافت موجود رہی۔ انہوں نے زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کی۔ لیکن جونہی انہوں نے نظام خلافت کو چھوڑا۔ ان کا شیرازہ بکھر گیا اور وہ تلواریں جو اسلام کی حفاظت اور دفاع کے لئے دشمنان اسلام کے خلاف استعمال کی جاتی تھیں خود مسلمانوں کے خلاف استعمال کی جانے لگیں۔ سورہ نور میں بیان شدہ آیت استخلاف سے آپ نے ثابت کیا کہ خلیفہ پر ایمان نہ لانے والے لوگ فاسق ہیں۔ آپ نے کہا کہ خلیفہ کا انکار دراصل رسول کا انکار ہے بلکہ indirectly خدا تعالےٰ کا انکار ہے کیونکہ خلیفہ کا انتخاب اگرچہ مومنین کرتے ہیں۔ لیکن اس کی پشت پر خدا تعالےٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ آپ نے کہا جس طرح پولیس کے سپاہی سے لڑائی کرنا گورنمنٹ سے لڑائی کرنے کے مترادف ہے۔ اسی طرح خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کے نمائندہ سے اختلاف رکھنا۔ اور اس کی اطاعت نہ کرنا دراصل خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی نافرمانی کرنا ہے۔ یہاں پر صرف دنیاوی نمائندگی کا سوال نہیں بلکہ روحانی نمائندگی ہے۔ جس میں ذرہ بھر شک بھی ان کے ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس

آپ کی تقریر کے بعد اجلاس اول کی کارروائی ختم ہوئی اور نماز ظہر کے بعد ۲ بجے کے قریب مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا یہ اجلاس شام ۵ بجے تک جاری رہا۔ جس میں پچھلے سال کی رپورٹ سنائی گئی۔ اور دیگر اس سے متعلقہ دیگر امور پر بحث کی گئی اگلے روز ۲۲ دسمبر کو صبح نو بجے مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا جو شام کے چار بجے تک متواتر جاری رہا۔ جس میں نئے سال کے لئے عہدیداران کا انتخاب کیا گیا۔ اور مندرجہ ذیل فیصلہ جات ہوئے

(۱) تبلیغ کے کام کو وسیع کرنے کے لئے مزید لوکل مشنری ملازم رکھے جائیں۔ اور اس کے لئے ۱۲۰ پونڈ کی رقم جمع کی جائے۔

(۲) لیگس کی موجودہ مسجد کو دو منزل کیا جائے تاکہ نچلی منزل کو بطور سکول استعمال کیا جائے اور اوپر والی منزل کو بطور مسجد اس فنڈ کے لئے ۲۰۰۰ پونڈ کی رقم جمع کی جائے۔

(۳) فیجمنٹ کمیٹی کے موجودہ ممبران میں تمام Circuits کے چیئرمین بھی شامل کئے جائیں۔

نظام کی اہمیت پر تقریر

عصر کی نماز کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جس کی صدارت مکرم محترم نسیم سیفی صاحب نے کی۔ سب سے پہلی تقریر مسٹر حمزہ اکوزوبی ۔ "نظام کی اہمیت" کے موضوع پر کی آپ کی تقریر تقریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی جس میں آپ نے تنظیم کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دنیا میں فردیں قومیں ترقی کر سکتی ہیں کہ جن کے اندر زبردست تنظیم پائی جاتی ہے۔ آپ نے قرآن کریم کی بعض آیات اور احادیث رسول سے ثابت کیا کہ ایسی جماعتوں میں تنظیم کا ہونا نہ صرف ضروری بلکہ ایمان کا حصہ ہے۔

آپ کے بعد خاکسار نے Achievements of the Promised Messiah کے موضوع پر تقریر کی۔ اور حاضرین کو بتایا کہ جہاں تک دلائل اور براہین کا تعلق ہے۔ ان میں لوگوں کا اختلاف ہو سکتا ہے۔ اور ہر شخص اپنے علم اور سمجھ کے مطابق اس کی مخالفت کر سکتا ہے۔ لیکن جہاں ٹھوس حقائق پیش کئے جائیں۔ ان کی مخالفت کرنا اور انہیں جھٹلانا آسان کام نہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر غور کرتے وقت حضور کے کام کو دیکھا جائے کہ جس کام کے لئے مہدی اور مسیح کا آنا مقدر تھا۔ حضور نے وہ کام کیا بھی ہے یا نہیں۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے مثلاً مسلمانوں کے کھوئے ایمان کو واپس لانا۔ اسلام کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک۔ کسر صلیب وغیرہ وغیرہ سے ثابت کیا کہ فی الواقعہ حضور نے اس مقصد کو پورا کیا ہے کہ جس کے لئے مسیح اور مہدی کے آنے کی ضرورت تھی

آخری تقریر ہمارے لیگس سکول کے ہیڈ ماسٹر S. B. Guiva نے "آنحضرت صلعم اور تعلیم" کے موضوع پر کی جس میں آپ نے قرآن و حدیث سے ثابت کیا کہ مسلمانوں کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلائیں۔ آپ نے کہا ہمارے بچے اسی صورت میں سوسائٹی کے لئے مفید وجود ثابت ہو سکتے ہیں کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ آپ کی تقریر اگرچہ مختصر تھی لیکن اسے بہت ہی پسند کیا گیا

اختتامی تقریر

تقریر کے اختتام پر مکرم محترم نسیم سیفی صاحب نے اپنے صدارتی ریمارکس اور الوداعی تقریر میں تمام سال کے کام پر ریویو کیا اور بتایا کہ اس سال میں بفضل خدا ہم نے پچھلے سالوں کی نسبت بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ آپ نے کہا نہ صرف یہ کہ ہمارے لیگس والے سکول کو گورنمنٹ کی طرف سے گرانٹ مل چکی ہے۔ بلکہ اس سال ہم نے مزید سات سکول کھولے ہیں۔ آپ نے باہر کے مشنوں سے آئے ہوئے دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان سے اپیل کی کہ وہ مجلس شوریٰ پر کئے جانے والے فیصلہ جات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ بالآخر آپ نے ایک بار پھر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا اور دوستوں کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

روشن وہ اپنی مشعل ایماں کرینگے کیا؟

اس بے کسی میں درد کا درماں کرینگے کیا؟
آخر علاجِ تنگئ داماں کریں گے کیا؟

کہتے ہوئے حکایتِ عشق عزیز تر
آنسو جو آگئے سر مژگاں کرینگے کیا؟

فیضِ مسیحِ پاک سے جو آشنا نہیں
روشن وہ اپنی مشعلِ ایماں کرینگے کیا؟

محروم ہیں فراغتِ قلب و نظر سے جو
نظارۂ تجلّیِ جاناں کریں گے کیا

فصلِ خزاں میں مزرعۂ امید جل گئی
وہ اہتمام جشنِ بہاراں کرینگے کیا!

جن کو ملا ہو جرأتِ احمد کا پیرہن
وہ انتظارِ گردشِ دوراں کرینگے کیا!

(پرویز پرواذی ربوہ)

صدقہ اور دعا

سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیماری کی خبر سنکر جماعت احمدیہ باڈہ مسن کی طرف سے ایک بکرا صدقہ کے طور پر دیا گیا۔ اور بعض دوستوں نے انفرادی طور پر روزے بھی رکھے اور حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں کیں۔ (حکیم الدین جنرل سیکرٹری باڈہ سن سندھ)

جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ متوجہ ہوں

مکرم نصیر احمد صاحب ناصر انسپکٹر تعلیم و تربیت مرکز کی ہدایات اور پروگرام کے مطابق ۵۵/۲/۱۹ سے ۵۵/۳/۵ تک ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں کا تربیتی دورہ فرما رہے ہیں۔ متعلقہ جماعتوں سے استدعا ہے کہ جب وہ آپ کی جماعت میں تشریف لا دیں۔ تو ان سے ہر قسم کا تعاون کریں تاکہ وہ بہتر طور دورے کو کامیاب اور مکمل کر سکیں۔

(امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

تلونڈی راہوالی کے احباب توجہ فرمائیں

غلام حسین صاحب احمدی جو پٹیالہ کے رہنے والے تھے اور اب مستقل طور ربوہ میں گڈوں کی ٹھیکیداری کا کام کرتے تھے۔ مورخہ ۲۰ مارچ کو رات کے گیارہ بجے چنیوٹ کے قریب ٹرک کے ایک حادثہ میں وفات پا گئے ہیں۔ آپ کی نعش ربوہ میں لاکر دفن کر دی گئی احباب ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ان کی اہلیہ مسماۃ جنت بی بی آجکل راہوالی تلونڈی کے ہسپتال میں اپنی والدہ کی آنکھیں بنوانے کے لئے مقیم ہے اگر یہ سطور وہاں کے کسی دوست کی نظر سے گذریں تو وہ فوراً اسے اطلاع کر دیں اور اسے ربوہ بھجوا دیں

(عبد الحمید مددگار کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

علمِ حدیث اور اس کے مطالعہ کے فوائد

(از مکرم محمود احمد صاحب مختار واقف زندگی)

علم حدیث سے مراد وہ علم ہے۔ جس کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالات زندگی اور آپؐ کے مبارک عہد کے حالات و وقائع معلوم ہوں۔ حدیث کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں۔ جمہور اصولیین کے نزدیک یہ تعریف ہے کہ ماجاء منقولاً عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور علم ما ینسب الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم قولاً او فعلاً او تقریراً من حیث انہ نبیٌ (ابن حجر) گویا حدیث سے مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام اقوال و افعال ہیں۔ نیز دوسروں کے وہ اعمال ہیں، جن کو آپؐ نے قائم و برقرار رکھا۔

علم حدیث کی اس تعریف سے ظاہر ہے، کہ یہ علم بڑا بلند مرتبہ رکھتا ہے۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی فرماتے ہیں۔ یہ علم تمام علوم کے لئے بمنزلہ ایک جوہری کے ہے۔ جو تمام جواہر و نقود پر پرکھتا ہے طرق تفسیر ادلہ احکام عقائد اسلام کے ماخذ اور طرق سلوک الی اللہ میں سے جو بھی اس ماہر صراف کے پرکھ کے مطابق اتریں گے۔ وہی قابل قبول ہوں گے۔ اور جو اس کے خلاف ہوں گے وہ متروک و مردود ہوں گے۔ پس اس علم کا حکم تمام علوم پر حاوی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع بھی جو سرمایہ دارین ہے، اس علم سے حاصل ہو سکتی ہے"۔ (عجالہ نافع از شاہ عبد العزیز صاحب محدّث دہلوی)

علم حدیث کے ذریعہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حیات پرور اقوال ایمان افروز ارشادات اور آپ کے اسوہ کا علم حاصل ہوتا ہے، اور یہ علم اس منزلت کا ہے۔ کہ اسے تمام علوم اسلامیہ کا محور اور ان کا روح رواں سمجھنا چاہیئے۔ جب ایک شخص حدیث کا مطالعہ اپنا ورد بنا لیتا ہے۔ تو اس کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام اقوال و افعال آ جاتے ہیں اور وہ یوں محسوس کرتا ہے۔ کہ گویا خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد مبارک میں زندگی کے لمحات بسر کر رہا ہے پس علم حدیث کے مطالعہ کا ایک فائدہ یہ ہے۔ کہ انسان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معنوی صحابیت حاصل ہو جاتی ہے۔

(۲)

علم حدیث کے مطالعہ کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ انسان اپنی زندگی کی دوڑ میں اپنے سامنے ایک کامل اور اعلیٰ نمونہ کا محتاج ہے۔ اور مطالعہ احادیث کرنے والا اس چیز کو اپنے سامنے پاتا ہے۔ گویا اسے بہترین اعمال کی چلتی پھرتی تصویر اپنے سامنے نظر آنے لگ جاتی ہے۔ اور وہ اپنی زندگی میں اپنے لئے ایک راہ متعین کر لیتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے اعمال بجا لانے والا آپ کے اقوال مبارکہ کی متابعت کرنے والا ابدی مسرتوں اور لازوال صداقتوں کا وارث بن جائے گا۔ گویا اسے اپنی زندگی کا مدعا حاصل ہو گیا۔

(۳)

اس علم کے مطالعہ کا تیسرا بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ جتنے علوم انسان کو اس کی زندگی سنوارنے کے لئے ضروری طور پر حاصل کرنا پڑتے ہیں۔ ان کے لئے اسے بعض مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض اوقات وہ غلط راستہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اس کے سامنے صحیح اور سقیم کے پرکھنے کا معیار موجود ہو گا۔ تو بُرے بھلے کی تمیز کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

اس طرح وہ اس زندگی گُسل راہ پر چلنے سے باز رہے گا۔ اور بڑے سے بڑے نقصان سے محفوظ و مصئون رہے گا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تمیز اس کے ایک کامل معیار صحیح سے ہی حاصل ہو گی۔ اور وہ معیار علم حدیث کے مطالعہ سے اخذ ہو سکتا ہے۔ جس نے تمام علوم کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اور جو صحیح کو سقیم سے ممتاز کر دیتا ہے۔

(۴)

اس کا چوتھا بڑا فائدہ یہ ہے۔ جب انسان اس کا مطالعہ کرتا ہے۔ تو بے اختیار اس کا دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت سے پُر ہو جاتا ہے۔ اور بے اختیار آپ پر درود بھیجنے لگ جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے سامنے یہ حقیقت آ جاتی ہے۔ کہ کیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال و افعال اور آپ کے اقوال کی چھوٹی سے چھوٹی جزئیات کو بھی اللہ تعالیٰ نے محفوظ کرنے کا سامان پیدا کیا۔ اور کوئی نبی ایسا نہیں جس کے حالات زندگی اتنی تفصیل کے ساتھ اس قدر محفوظ ہوں۔

پس علم حدیث کا مطالعہ وسعت نظر سے کیا جائے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت اور آپؐ کے افضل الرسل ہونے پر ایک کھلی دلیل ہمارے سامنے آ جاتی ہے۔

(۵)

مطالعہ علم حدیث کا پانچواں بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ جیسا کہ علم تاریخ کے مطالعہ سے قوموں کے عروج و زوال کے اسباب پر اطلاع پا کر قومیں اسباب زوال سے دور رہنے اور ترقی و عروج کے موجبات و بواعث کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کر سکتی ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کے لئے بالخصوص اور ساری دنیا کے لئے بالعموم یہی چیز حدیث میں نظر آئے گی۔ احادیث ہمیں بتاتی ہیں کہ تنزل و پستی کے موجبات کیا ہیں۔ جن سے ہمیں بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا ہماری قوم اور ہمارا ملک تباہی کے گڑھے میں نہ گرے۔ اور ایسے اسباب کا ذکر ہمیں نظر آئے گا۔ جو کسی قوم و ملک کو ترقی کی اعلیٰ منازل کی طرف لے جانے والے ہیں۔

(۶)

علم حدیث کے مطالعہ کا ایک اور بڑا اور بنیادی فائدہ یہ ہے۔ کہ اس کے ذریعہ ہمیں ان مجمل احکام کی جن کو قرآن مجید نے نہایت اجمال و اختصار کے ساتھ بیان کیا، کی تشریح و توضیح ملتی ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا کی طرف سے ایک مبلغ تھے۔ اور آپؐ خدا کی طرف سے بندوں کو ہدایت دینے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ جیسے فرمایا۔ وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم ولعلھم یتفکرون

اس بناء پر آپ قرآن مجید کے مفہوم کو کبھی قول سے کبھی فعل سے اور کبھی قول و فعل دونوں کے ذریعہ بیان فرماتے۔ مثلاً آپؐ نے نماز ادا فرمائی اور فرمایا۔ صلوا کما رایتمونی اصلّی۔ آپؐ نے حج ادا کیا۔ تو فرمایا۔ خذوا عنّی مناسککم اس لحاظ سے آپ قرآن مجید کے شارع ٹھیرے۔ یعنی آپ قرآن مجید کی مجمل آیات کی تشریح فرماتے۔ مطلق آیات کو مقیّد فرماتے اور مشکل آیات کی تفسیر کرتے ہیں۔ اور اس حیثیت سے حدیث میں کوئی چیز ایسی نہیں۔ جس کے مفہوم پر قرآن مجید نے اجمالاً یا تفصیلاً دلالت نہ کی ہو۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ پر تمام احکام قرآن مجید میں اجمال کے ساتھ بیان ہوئے۔ معاملات اور تعزیرات کے متعلق قرآن مجید نے اختصار کے ساتھ بیان کیا۔ اور حدیث میں ان کی تفصیل کا ذکر کر دیا گیا ہے۔

پس قرآن فہمی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم حدیث النبیؐ کے مطالعہ اور اس پر غور و تدبّر کی عادت ڈالیں۔

(۷)

علم حدیث کے مطالعہ کا ایک اور فائدہ یہ ہے۔ کہ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود فرمایا ہے۔ بعثت لجوامع الکلم۔ اس لئے آپ کے مُنہ سے نکلے ہوئے اقوال عربی ادب میں نہایت بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔ علم حدیث کا مطالعہ کرنے والا بھی کسی حد تک فصیح و بلیغ گفتگو کرنے کا ملکہ اپنے اندر پیدا کر لے گا۔ ماہرین ادب عربی نے جہاں کہیں عربی ادب کے بہترین نمونے پیش کئے۔ وہاں وہ اس غرض کے لئے احادیث الرسول میں سے بعض احادیث کا تذکرہ بھی کرتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ احادیث کو ادبی لحاظ سے بھی ایک بلند مقام حاصل ہے۔ اور اس کا مطالعہ کرنے سے ادب عربی میں مہارت حاصل ہوتی ہے۔

(۸)

آج کی تحقیق یہ ثابت کرتی ہے۔ کہ کسی کتاب کے لکھنے والے کی ذہن کی لہریں اس کے دماغ سے نکل کر فضا میں پھیل جاتی ہیں۔ اور کتاب کے پڑھنے والوں پر اپنا اثر چھوڑتی ہیں۔ احادیث الرسول کے جامعین کے تقویٰ و طہارت اور خود نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انفاس قدسیہ کے نیک اثرات احادیث کے مطالعہ کرنے والے کے دماغ پر پڑتے ہیں۔ جن کے ذریعہ اسے نیکی تقویٰ کی توفیق ملتی ہے۔ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ احادیث میں بہت سا رطب و یابس ہے۔ اور خلاف عقل باتیں ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حدیث کے مطالعہ کے لئے بڑا اصول یہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ قرآن اور احادیث صحیحہ کے خلاف نہ ہو۔ احادیث کے پرکھنے کے اور بہت سے معیار ہیں۔ جو کتب اصول حدیث وغیرہ میں مذکور ہیں۔ تفصیلات کے لئے ان کتب کی طرف رجوع کیا جائے۔ یہ کہاں کی عقلمندی ہو گی۔ کہ چند سنگریزوں کے باعث تمام جواہرات کو بھی پھینک دیا جائے پس ان اصول کو جو محدثین نے بیان کئے ہیں۔ مدنظر رکھ کر احادیث کا مطالعہ کرنا بہت سے فوائد کا موجب ہے۔

پاسپورٹ کی ذمہ داری تحریک حج پر نہیں

بعض احباب حج کے لئے اجازت حاصل کرنے کے سلسلے میں دفتر ہذا کو تحریر فرما دیتے ہیں۔ ان کی وضاحت کے لئے عرض ہے۔ کہ تحریک حج کی مساعی اسی حد تک محدود ہیں۔ جس کا اعلان بار بار اخبار الفضل کے ذریعہ کیا جا چکا ہے۔ ذی استطاعت احباب براہ راست حج بکنگ آفیسر صاحب بہادر کراچی کو اپنی درخواستیں بھجوائیں۔ ۱۳ مارچ ۱۹۵۵ء سے درخواستیں وصول کرنے کا اعلان حکومت کی طرف سے ہو چکا ہے۔

(خاکسار مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ ارشاد

احباب جلد سے جلد امانت خاص میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کریں

مخلصین جماعت نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا "امانت خاص" کے بارہ میں ارشاد گرامی روزنامہ الفضل میں پڑھ لیا ہو گا۔ نظارت بیت المال کی طرف سے فارم امانت خاص بھی جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ عہدہ داران اور مخلصین جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ کی اس تحریک میں خود حصہ لے کر اور دیگر احباب کو تحریص دلا کر ثواب دارین حاصل فرمائیں۔

پُر کردہ فارم اور روپیہ "افسر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے نام ارسال کیا جائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

نئے سال سے مڈل ٹکسٹ بکیں تبدیل

یکم اپریل ۱۹۵۵ء سے دینیات کے سوائے باقی جملہ مضامین حصہ مڈل کی کتب نصاب تبدیل ہو جائیں گی گورنمنٹ کی تیار کردہ کتب انگریزی۔ اردو۔ اور سائنس مقررہ سیل ایجنٹوں سے ملیں گی۔ دیگر مضامین کی کتب ان کے ناشروں سے ملیں گی۔ موجودہ کتب نصاب حصہ مڈل طلبہ و طالبات نہ خریدیں۔ کیونکہ شروع سے یہ بیکار ہو جائیں گی (سول لاہور ۲۴)

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سال بھر میں اول و دوم آنے والی لجنات کے لئے قوانین بنائے جائیں۔ اور اس کے مطابق اول آنے والی لجنہ اماء اللہ کو انعام دیا جائے۔ متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قوانین بنائے گئے ہیں جو لجنات اماء اللہ کی آگاہی کے لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔

(۱) لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ماہانہ رپورٹ دفتر مرکزیہ میں باقاعدہ ہر اگلے ماہ کی دس تاریخ سے پہلے وصول ہوئی ہو۔

(۲) تمام ممبرات نے تحریک جدید کی مالی امداد میں حصہ لیا ہو۔

(۳) لجنہ اماء اللہ کے ذمّے لجنہ اماء اللہ کے کسی چندہ کا بقایا نہ ہو (یہ حساب یکم نومبر سے اس اکتوبر تک شمار کیا جائے گا۔ مسجد ہالینڈ کے لئے کیا ہوا وعدہ پورا کیا ہو۔ ہاتھ سے زائد آمدنی پیدا کر کے اشاعت اسلام کیلئے دی ہو)

(۴) لجنہ اماء اللہ میں مستورات کی تعلیم کا انتظام ہو۔ تعلیم سے مراد ناخواندہ کو اردو لکھنا پڑھنا سکھانا سادہ قرآن مجید اور باترجمہ قرآن مجید سکھانا۔ نیز لجنہ اماء اللہ کے مقرر کردہ امتحانات میں ممبرات شامل ہوئی ہوں۔

(۵) لجنہ اماء اللہ نے تبلیغ کا کام شعبہ تبلیغ مرکزیہ کے پروگرام کے مطابق کیا ہو۔

(۶) لجنہ اماء اللہ نے تربیت و اصلاح کا کام شعبہ تربیت و اصلاح مرکزیہ کے پروگرام کے مطابق کیا ہو۔ بے پردگی کو دور کرنے کی کوشش کی ہو اور حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے مطابق ایک برائی چھوڑنے کی اور ایک نیکی اختیار کرنے کے پروگرام پر عمل کیا ہو۔

(۷) خدمت خلق کا کام مرکزیہ پروگرام کے مطابق کیا ہو۔

(۸) ناصرات الاحمدیہ قائم ہو اور اس کی بھی باقاعدہ رپورٹ مرکزی دفتر میں آتی ہو۔ ناصرات الاحمدیہ کا پروگرام شائع ہے جن لجنات کے پاس نہ ہو منگوالیں۔

(۹) الف۔ نمائش میں حصہ لیا ہو (ب) مشاورت میں نمائندہ بھجوایا ہو

(۱۰) مصباح کی ترقی اور اشاعت میں حصہ لیا ہو۔

خوشنما۔ کوئی نمایاں کام کیا ہو۔ ہر معیار کے پچاس نمبر ہوں گے۔

کل سو نمبر

(لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

معلومات عامہ

ایشیاء کا ہیرا — تھائی لینڈ

تھائی لینڈ جسے اہل مغرب نے "ایشیاء کا ہیرا" کہا ہے ایک عرصہ تک سیام کے نام سے یاد کیا جاتا رہا ہے۔ تھائی لینڈ قدرتی مناظر سے مالا مال ہے یہاں کے جنگلوں کی "دولت" دنیا بھر کے قریباً سبھی چڑیا گھروں کو آراستہ کرنے میں نمایاں حصہ لیتی ہے ایشیاء اگرچہ ایک گنجان آباد براعظم کے نام سے مشہور ہے لیکن تھائی لینڈ اتنا گنجان آباد نہیں اور یہاں لاکھوں ایکڑ اراضی کے ایسے خطے بھی مل جائیں گے جہاں ایک بھی متنفس آباد نہیں تھائی لینڈ کا رقبہ ہسپانیہ کے لگ بھگ ہے۔ ایشیاء کے بیشتر دوسرے ملکوں کی طرح تھائی لینڈ میں بھی بڑے بڑے دریاؤں کی کمی نہیں۔ جن کی خوفناک طغیانیاں ہر سال عوام کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ایک بڑا دریا "مینام چاؤ پھرایا" (رفیع الشان پانیوں کی ماں) ہے۔ تھائی لینڈ کا دار الحکومت بنکاک اس دریا کے دونوں طرف آباد ہے۔ دریا حسن اور خوبصورتی کے لحاظ سے اس قدر رفیع الشان ہے کہ جن لوگوں نے اسے دیکھا ہے وہ تھائی لینڈ کے باشندوں کے اس مقولہ کی تصدیق کرتے ہیں کہ "مینام چاؤ پھرایا محرک شاعری ہے"۔

تھائی لینڈ کا بیشتر علاقہ گھنے جنگلات پر مشتمل ہے۔ ان جنگلات نے ایسے اکثر علاقوں کو اپنے دامن میں چھپا رکھا ہے جہاں تا حنوز انسان کے قدم نہیں پہنچے۔ جنگلات میں ساگوان۔ بانس۔ ناریل اور ایسے دوسرے درختوں کے گھنے جھنڈ پائے جاتے ہیں۔ جن علاقوں میں جنگل صاف کرنے کاشتکاری کے لئے زمین تیار کر لی گئی ہے۔ وہاں چاول وغیرہ کاشت ہوتا ہے۔

شکاری یا شاعر

تھائی لینڈ کے قدرتی مناظر کے حسن کا اندازہ اس حقیقت سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ فیاس منیا پتر نامی ایک شخص کئی سال ہوئے عجیب و غریب جانوروں کی تلاش میں جنگلوں کی طرف نکل گیا تھا۔ آج وہ شخص تھائی لینڈ کا مشہور ترین شاعر ہے وہ اب بھی جنگلوں میں رہتا ہے۔ اور فطری مناظر کی خوبصورتی سے وجدانی شعری حاصل کرتا ہے۔

تھائی لینڈ میں بندر عام پائے جاتے ہیں۔ لوگ ان بندروں کو سدھاتے ہیں۔ اور ان سے اپنے روزمرہ کے کام میں امداد حاصل کرتے ہیں۔ بندر ناریل کے درخت پر چڑھ کر ایک ناریل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مالک کی طرف دیکھتا ہے۔ مالک نیچے سے کہتا ہے۔ کچا۔ اور بندر اپنے کندھوں کو جھٹکتے ہوئے دوسرے ناریل کی طرف لپکتا ہے۔ اس دفعہ مالک کے منہ سے پکا نکل جاتا ہے۔ اور دوسرے لمحے ناریل ٹوٹ کر زمین پر آ رہتا ہے۔ ایک اچھا بندر دن میں چھ سو ناریل درخت سے اتار سکتا ہے۔

باشندے

تھائی لینڈ کے باشندے شکل و صورت میں چینیوں سے ملتے جلتے ہیں۔ بلکہ بعض مورخین تو یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ اہل سیام ان چینیوں کی اولاد ہیں۔ جو صدیوں پیشتر یہاں آباد ہو گئے تھے۔ وہ بالعموم پست قد لیکن خوبرو ہوتے ہیں ملک کا جسم انتہائی موزون ہوتا ہے۔ اور وہ بڑے چاک و چوبند اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ نفرت ان کی سرشت سے خارج ہے۔ وہ بڑے خلیق اور ملنسار ہوتے ہیں۔ تھائی لینڈ کی عورتیں پردہ نہیں کرتیں۔ اور مجلسی زندگی میں اپنے آپ کو کبھی پیچھے نہیں سمجھتیں۔

تھائی لینڈ کے ۸۵ فی صد باشندوں کی زندگی کا دارو مدار کاشتکاری پر ہے۔ ملک میں ۷۰ فی صد آبادی زیور تعلیم سے آراستہ ہے۔ ایشیا کے کسی خطہ میں اتنے لوگ تعلیم سے بہرہ ور نہیں۔ بیشتر آبادی چھوٹے چھوٹے دیہات میں رہتی ہے۔ اور ہر گاؤں میں ایک مندر ہوتا ہے۔ جہاں وہ پابندی کے ساتھ اپنی مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں۔ عوام کا مذہب بدھ مت ہے۔ تھائی لینڈ کے باشندوں کو زندگی کے کسی نہ کسی حصے میں بھکشوؤں کی زندگی اختیار کرنے کی توقع ہوتی ہے۔ زندگی کے اس حصہ میں وہ ریاضت کی منزلیں طے کرتے ہیں۔ وہ روزہ رکھتے ہیں۔ مذہبی و معلوماتی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ گیان دھیان کے لئے بے آباد مقامات کی طرف نکل جاتے ہیں۔ اور عورتوں سے اپنے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لیتے ہیں۔ وہ بدھ مت کی نمایاں خصوصیات کو اپنانا اپنا شیوہ سمجھتے ہیں۔ اور جو شخص شراب سے احتراز کرنے کے ساتھ ساتھ امن و آشتی کی زندگی بسر کرتا ہے۔ اسے مکمل انسان شمار کیا جاتا ہے۔

آزاد لوگوں کا ملک

تھائی لینڈ کے لفظی معنی آزاد لوگوں کا ملک ہے۔ اوراق تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ تھائی لینڈ کبھی زیادہ دیر تک غیر ملکی قوتوں کے تحت نہیں رہا دوسری جنگ عالمگیر کے دوران میں جاپانیوں نے کسی قسم کی جنگ لڑے بغیر تھائی لینڈ پر قبضہ کر لیا تھا۔ لیکن جنگ کے خاتمہ کے ساتھ ہی تھائی لینڈ آزاد ہو گیا۔ یا اس سے پہلے ایک مرتبہ برما نے سیام کے کچھ علاقہ پر قبضہ کیا تھا جو دو سال تک جاری رہا۔ تھائی لینڈ کے کسی حصہ میں آج تک کوئی انقلاب رونما نہیں ہوا۔ معمولی قسم کی فوجی بغاوتیں دو تین مرتبہ ہوئیں۔ لیکن انہیں کوئی اہمیت حاصل نہیں۔

(نوائے وقت ۲۴ فروری ۱۹۵۵ء)

پنڈت نہرو کشمیر کے مسئلہ پر مسٹر محمد علی سے بات چیت ختم کر دیں

بھارتی پارلیمنٹ میں تقاریر

نئی دہلی ۲۶ مارچ۔ بھارت کے ایوان زیریں (لوک سبھا) میں جن سنگھ کے ایک رکن اوما شنکر ترویدی نے حکومت ہند سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مشرقی پاکستان پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لے اور یہ اقدام جلد سے جلد کیا جائے۔ مسٹر ترویدی نے کہا حال ہی میں مشرقی پاکستان سے ۳۰ اور چالیس لاکھ کے درمیان ہندو ترک وطن کر گئے ہیں۔ اور یہ صورت حال بھارت کے مشرقی پاکستان پر قبضہ کر لینے کے اقدام کو حق بجانب قرار دینے کیلئے کافی ہے۔

لوک سبھا میں وزارت بحالیات کے سلسلہ میں مطالبات زر کی منظوری پر بحث ہو رہی تھی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار مقیم دہلی کی اطلاع کے مطابق بحث کے بالکل آغاز سے ہی پاکستان کے خلاف مختلف قسم کے الزامات اور بہتان طرازیوں کی نہ ختم ہونے والی مہم شروع کی گئی۔ اور اس مہم میں حصہ لینے والے مقررین نے پاکستان کے خلاف جو زہر اگلا اس کی بنیاد مشرقی پاکستان سے ہندوؤں کا حالیہ مبینہ ترک وطن ہے۔

ترویدی نے مزید کہا اگر اسرائیل مصر کے خلاف اس قسم کا رویہ اختیار کر سکتا ہے تو بھارت پاکستان کے خلاف کیوں نہیں کر سکتا۔

کانگرسی رکن پنڈت ٹھاکر داس بھارگوا نے اپنی تقریر میں کہا۔ پاکستان اپنے مشرقی بازو سے اقلیتوں کو باہر نکال پھینکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے بھارت کے ساتھ پاکستان کے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی کوششوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی آستین میں خنجر چھپا ہوا ہے۔

مذاکرات ترک کر دینے کا مطالبہ

مسٹر این سی چیٹر جی (ہندو مہا سبھا) نے پنڈت نہرو سے مطالبہ کیا کہ وہ مسٹر محمد علی سے کشمیر کے مسئلہ پر بات چیت کرنے کی تجویز کو ختم کر دیں اور ان سے کہیں کہ پہلے وہ مشرقی پاکستان سے ہندوؤں کے ترک وطن کو روکیں۔ انہوں نے پاکستانی اخبارات کی ان خبروں کا بھی حوالہ دیا جن میں کہا گیا تھا کہ مغربی بنگال صوبہ بہار کے علاقہ کو اپنے اندر شامل کرنا چاہتا ہے اور اس مقصد کے لئے وہ مشرقی بنگال کے ہندوؤں کو ترک وطن کی ترغیب دے کر اپنے ہاں بلا رہا ہے۔

پنڈت نہرو کی رائے

بھارت کے وزیر اعظم نے مباحثہ کا جواب دیتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ مشرقی بنگال سے غیر مسلموں کے ترک وطن کی وجہ غالباً اقتصادی حالات ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں اپنے مستقبل کو غیر یقینی خیال کرتے ہوں گے۔

لاہور ۲۵ مارچ۔ حکومت پنجاب نے کل سہ پہر اسمبلی چیمبر کی کمیٹی روم میں امریکی سفیر برائے پاکستان مسٹر ہیلڈریتھ کے اعزاز میں پر تکلف دعوت چائے دی جس میں صوبائی وزراء، سپیکر اسمبلی اور پاکستانی سفیر برائے امریکہ مسٹر امجد علی کے علاوہ بہت سے ارکان اسمبلی نے شرکت کی۔

امریکی دواؤں کی پہلی کھیپ کراچی پہنچ گئی

کراچی ۲۵ مارچ۔ کل امریکی دواؤں کی پہلی کھیپ ایک خاص طیارہ میں کراچی پہنچ گئی۔ ان دواؤں کا وزن ساڑھے پانچ ہزار پونڈ ہے۔ ان میں پنسلین سٹریپٹو مائیسین اور طاقت کی ایک نئی دوائی اوٹامین پراڈکٹ بھی شامل ہیں۔ امریکی دوائیوں کی دوسری کھیپ ۲ر اپریل کو کراچی پہنچ جائے گی۔ اس کا وزن تیرہ ہزار دو سو پونڈ ہو گا۔ یہ دوائیاں گیارہ کروڑ ڈالر کی امریکی اقتصادی امداد کا حصہ ہیں۔

مشرقی بنگال کے بجٹ میں دو کروڑ ۷۷ لاکھ کا خسارہ

ڈھاکہ ۲۵ مارچ۔ گورنر جنرل مشرقی بنگال مسٹر شہاب الدین نے کل مالی سال ۵۶-۱۹۵۵ء کے لئے صوبائی بجٹ کی منظوری دے دی۔ بجٹ میں دو کروڑ ۷۷ لاکھ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا ہے اور بجٹ کے تخمینہ کے مطابق ۱۵ کروڑ ۱۶ لاکھ روپے کی رقم فلاح و بہبود کے کاموں پر صرف کی جائے گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس میں ۱۲ کروڑ ۳۹ لاکھ روپے کی رقم مرکزی حکومت کی امداد کی صورت میں ہو گی۔

بجٹ میں بتایا گیا ہے کہ صوبہ کو مالی مشکلات بدستور درپیش ہیں اور آئندہ مالی سال میں بھی یہ دشواریاں برقرار رہیں گی۔ جس کا خاص سبب غالباً تجارت کی کساد بازاری ہے۔ اس کے باوجود صوبہ میں فلاح و بہبود اور تعلیم وغیرہ کے کاموں کے لئے بھاری رقوم مختص کی گئی ہیں۔

۲۳ ہزار ہندوؤں اور سکھوں کی مدارات

لوک سبھا میں حکومت ہند کا اعتراف

نئی دہلی ۲۵ مارچ۔ کل بھارتی لوک سبھا میں وزیر اعظم پنڈت نہرو کے پارلیمنٹری سیکرٹری مسٹر سعادت علی خاں نے بتایا کہ لاہور میں بھارت اور پاکستان کے درمیان ٹسٹ میچ دیکھنے کے لئے کم و بیش ۲۳ ہزار ہندوستانی گئے تھے۔ جب ان سے ایک رکن نے سوال کیا کہ کیا یہ درست ہے کہ لاہور جانے والے ہندوؤں اور سکھوں کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا تھا۔ اور انہیں دعوتیں وغیرہ دی گئیں تھیں تو پارلیمنٹری سیکرٹری نے جواب دیا یہ اطلاعات درست ہیں۔

ٹیرف اور تجارت کے عمومی معاہدہ کی کانفرنس نے

پاکستان کی تجویز منظور کر لی

کراچی ۲۶ مارچ۔ ٹیرف اور تجارت کے عمومی معاہدہ پر ایک پریس کمیونک جاری کیا گیا ہے۔ جس کا مقصد عوام کو ان نتائج سے آگاہ کرنا ہے۔ جو معاہدہ فریقین کی اس کانفرنس سے حاصل ہوئے ہیں۔ جو ۲۸ر اکتوبر ۱۹۵۴ء سے ۷ر مارچ ۱۹۵۵ء تک جنیوا میں مذکورہ معاہدہ کا جائزہ لینے کے لئے منعقد ہوئی تھی۔ معاہدہ کا خاص مقصد یہ ہے۔ کہ تمام قوموں کا معیار زندگی بلند ہو۔ اور تجارت پر موجودہ پابندیاں دور کر کے مختلف ممالک کے درمیان سامان کا تبادلہ انتہائی آزادانہ طور سے ہو۔ معاہدہ پر نظر ثانی کی بات چیت چار ماہ کے طویل عرصہ تک جاری رہی۔ تا کہ تمام شریک ممالک کے مفاد اور ضروریات کے درمیان ہم آہنگی پیدا ہو۔ ٹیرف اور تجارت کے عمومی معاہدہ کی نمایاں کامیابی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے محاصل میں کمی اور بیشتر اشیاء کے درآمدی محصول کی شرح گھٹ گئی ہے اور عالمی تجارت کی ٹیرف کی سطح میں استحکام پیدا ہو گیا ہے۔ ابتداء میں معاہدہ کے تحت ہونے والے انتظامات تین سال کے لئے ہوں گے۔ پاکستان جیسے کم ترقی یافتہ ممالک نے کانفرنس میں یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ ٹیرف میں کمی سے انہیں براہ راست فائدہ نہیں پہنچے گا۔ کیونکہ وہ زیادہ تر دو ایک خام اشیاء برآمد کرتے ہیں۔ پاکستان نے ٹیرف میں عام تخفیف کی بھی مخالفت کی۔ کیونکہ پاکستان جیسے ملکوں کے لئے درآمد محصول آمدنی کا اہم ذریعہ ہے۔ چنانچہ نئے معاہدہ میں شریک ممالک کو حق ہو گا۔ کہ وہ چاہیں۔ تو ہر تین سال کے بعد ٹیرف کی مراعات ختم کر دیں۔ ٹیرف کے علاوہ معاہدہ کی انتہائی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کے رو سے درآمد پر مقداری پابندیاں اٹھا دی گئی ہیں۔ کانفرنس میں پاکستان اور دوسرے کم ترقی یافتہ ملکوں نے اس امر پر زور دیا کہ ان کے لئے علیحدہ قوانین بنائے جائیں۔ کیونکہ خام اشیاء کی قیمتوں میں زبردست کمی ہوئی ہے۔ اور ان میں سے بعض ممالک نے بڑے ترقیاتی پروگرام شروع کئے ہیں۔ چنانچہ نئے معاہدہ میں ان ممالک کے لئے جن کا معیار زندگی پست ہے۔ ایک علیحدہ دفعہ رکھی گئی ہے۔ کم ترقی یافتہ ممالک کے لئے ضروری ہو گا۔ کہ وہ اقتصادی ترقی کے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے درآمد سے متعلق تحفظی اقدامات اور دوسری تدابیر اختیار کریں۔ نئی دفعہ میں ان ملکوں کو جن کا معیار زندگی پست ہے۔ یہ اختیار بھی دیا گیا ہے۔ کہ وہ غیر ملکی زر مبادلہ کی محفوظ رقم کی اس سطح کو یقینی بنائیں۔ جو ان کے اقتصادی ترقیاتی پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کافی ہو۔ ایک دوسری دفعہ کے لئے پاکستان کو سخت جد و جہد کرنی پڑی۔ اس کا تعلق تجارتی معاہدے کرنے سے تھا۔ دو طرفہ معاہدوں پر پابندی لگانے کی تجویز کو بالآخر واپس لے لیا گیا۔ معاہدہ فریقوں نے کم ترقی یافتہ ملکوں میں روپیہ لگانے کی ترغیب کے بارے میں بھی ایک قرار داد منظور کی۔ پاکستانی وفد نے تجویز پیش کی۔ کہ اگر کسی لازمی شے کی برآمد میں درآمد کرنے والے ملک کے اقدامات کی وجہ سے کمی ہو جائے۔ تو اسے بھی اسی طرح مشوروں کا پابند بنایا جائے۔ جس طرح ٹیرف اور تجارت کے عام معاہدے کے تحت عائد شدہ پابندیوں کے سلسلہ میں مشورے ضروری ہیں۔ پاکستانی تجویز بالآخر نئے معاہدے میں شامل کر لی گئی۔ پاکستانی وفد نے جائزے اور نظر ثانی کے کام میں اہم حصہ لیا۔ تمام عاملہ جماعتوں میں پاکستان کو نمائندگی حاصل ہوئی۔ علاوہ ازیں دو اہم "ذیلی گروپوں" کے صدر پاکستانی ہیں۔

مغربی جرمنی کے لئے ویزا کی پابندیاں ختم کر دی گئیں

کراچی ۲۶ مارچ۔ مغربی جرمن جانے کے لئے اب پاکستانیوں کو ویزا لینے کی ضرورت نہ ہو گی۔ جن ممالک سے مغربی جرمنی کے سفارتی تعلقات ہیں۔ ان کے باشندے بغیر ویزا کے وہاں جا سکتے ہیں۔ جو ممالک اپنے باشندوں پر واپسی کے وقت داخلہ کا ویزا حاصل کرنے کی پابندی لگاتے ہیں۔ ان کے لئے یہ سہولت نہ ہو گی۔ جو لوگ مغربی جرمنی میں تین ماہ سے زائد مدت قیام نہ کریں گے۔ اور اسی عرصے میں ملازمت قبول نہ کریں گے وہ بلا ویزا وہاں جا سکتے ہیں۔

سیاست سے توبہ کر لینے پر ڈھاکہ میں عام رہائی کا حکم

ڈھاکہ ۲۶ مارچ۔ اکیس فروری کے حادثات کے سلسلہ میں جن اہم طلباء کو گرفتار کیا گیا تھا۔ وہ صوبائی حکومت کے حکم سے رہا کر دیئے گئے ہیں۔ پہلے ہی ان لوگوں نے چیف سیکرٹری کے دورے کے وقت یقین دلایا تھا۔ کہ وہ اپنی توجہ صرف تعلیم اور کھیل تک محدود رکھیں گے اور وہ سیاسیات سے الگ رہیں گے۔ صوبے میں دیگر مقامات پر گرفتار شدہ طلباء کی بھی رہائی کے احکام

گورنر جنرل راولپنڈی سازش ٹربیونل ایکٹ کو قانونی حیثیت دے دیدیں گے

کراچی ۲۶ مارچ - کل سرکاری ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ راولپنڈی سازش کیس کے آٹھوں اسیر دوبارہ گرفتار کر لئے گئے تھے۔ سابق میجر جنرل اکبر خاں لاہور کے ایک مکان سے اور سابق لیفٹیننٹ کرنل نیاز محمد سرحد جاتے ہوئے راولپنڈی میں گرفتار کئے گئے۔ ایک اعلیٰ افسر نے بتایا کہ گورنر جنرل راولپنڈی سازش ٹربیونل ایکٹ کو ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر ایک اعلان کے ذریعہ قانونی حیثیت دے دیں گے۔ اس حکم کا اطلاق گذشتہ عرصے پر بھی ہوگا۔ اس اعلیٰ افسر نے بتایا کہ پنڈی سازش کیس کے اسیر مملکت کے مفاد کے پیش نظر گرفتار کئے گئے ہیں۔ انہیں ایک اعلیٰ عدالت پہلے ہی مجرم قرار دے چکی ہے۔ اور جس قانونی سقم کی بنا پر ان کی رہائی عمل میں آئی۔ اسے ۲۸ مارچ سے پہلے ہی دور کر دیا جائیگا۔ ۲۸ مارچ کو ان اسیروں کی حبس بے جا کی درخواستوں کی سماعت ہو رہی ہے۔

مرکزی کابینہ میں ردوبدل کا امکان

کراچی ۲۶ مارچ۔ قابل اعتماد سیاسی ذرائع کی اطلاع کے مطابق مرکزی کابینہ میں چند دنوں تک ردوبدل کیا جائے گا اور ایک یونٹ کی حکومت کے قیام کے ساتھ جہاں بعض وزراء کو ایک یونٹ کی کابینہ میں شامل کیا جائے گا۔ وہاں بعض کو وزارتی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا جائیگا معلوم ہوا ہے۔ ڈاکٹر اے۔ ایم مالک اور مسٹر غیاث الدین پٹھان کو ایک یونٹ کی حکومت کے قیام پر سبکدوش کر دیا جائے گا۔ یاد رہے مرکزی کابینہ میں مسٹر سہروردی کی شمولیت پر ان وزراء کی علیحدگی یقینی ہوگئی تھی۔ مگر مشرقی بنگال کی سیاسی صورت حال میں کچھ ایسی تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ کہ انہیں علیحدہ نہ کیا جا سکا۔ لیکن اب ایک یونٹ کی حکومت کے قیام پر ان کی علیحدگی یقینی ہے۔

مسٹر کھنہ کو کراچی آنے کی دعوت

کراچی ۲۶ مارچ۔ پاکستان کے وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا نے بھارت کے وزیر بحالیات مسٹر مہر چند کھنہ کو مشرقی پاکستان سے اقلیتی فرقہ کے لوگوں کے انخلاء کے مسئلہ پر بات چیت کے لئے کراچی آنے کی دعوت دی ہے۔ ان مذاکرات کے لئے ابھی کوئی خاص تاریخ تجویز نہیں کی گئی۔

تونسہ بیراج کیلئے امریکی امداد

کراچی ۲۶ مارچ۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق کل حکومت پاکستان اور امریکہ کے غیر ملکی امداد کے محکمہ میں ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کے تحت امریکہ پنجاب میں تونسہ بیراج کے لئے مزید ۲۵ لاکھ ڈالر دے گا۔ پچھلے سال امریکہ نے اس منصوبہ کے لئے ۳۵ لاکھ ڈالر دیئے تھے۔ اس طرح اس منصوبہ کے لئے امریکی امداد ۲ کروڑ ۷ لاکھ روپے تک پہنچ جائے گی۔ منصوبہ پر بقایا رقم حکومت پنجاب دے گی۔

کرنل عابد حسین کے لئے نیا محکمہ

کراچی ۲۶ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق گورنر جنرل نے آنریبل کرنل عابد حسین کو تعلیم کا محکمہ بھی تفویض کر دیا ہے۔

سندھ کا بجٹ منظور کر لیا گیا

کراچی ۲۶ مارچ۔ آج سندھ اسمبلی نے نئے سال کا بجٹ منظور کر لیا۔ وزیر اعلیٰ مسٹر کھوڑو نے کہا۔ کہ صوبہ میں ایک ایک پائی قومی تعمیر کے کاموں پر صرف کی جائے گی۔ سندھ اسمبلی میں ایک ناخوشگوار واقعہ بھی پیش آیا۔ جب سپیکر کو اجلاس میں بار بار مداخلت کرنے پر میر علی احمد تالپور کو ایوان سے نکالنا پڑا۔

گورنر مشرقی بنگال کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۶ مارچ۔ گورنر مشرقی بنگال مسٹر محمد شہاب الدین ڈھاکہ سے کراچی پہنچ گئے عوامی لیگ کے لیڈر مسٹر عطاء الرحمن اور مسٹر مجیب الرحمن بھی اسی طیارے میں کراچی پہنچے ہیں۔

نئے سپیکر کا انتخاب نہ کیا جائے

خان ممدوٹ کی ہدایت

حیدر آباد ۲۶ مارچ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنر سندھ خان افتخار حسین ممدوٹ نے سندھ اسمبلی کو یہ پیغام بھیجا ہے۔ کہ وہ سپیکر کو نئے سپیکر کا انتخاب نہ کرے۔

مولانا عبدالماجد دریا آبادی کا

عزم لاہور

لاہور ۲۶ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یو۔ پی (ہندوستان) کے مشہور ہفتہ وار جریدہ "صدق جدید" کے ایڈیٹر مولانا عبدالماجد دریا آبادی ۲ اپریل کو اپنی بیگم صاحبہ کے ہمراہ لاہور آئیں گے آپ دو تین دن یہاں ٹھہریں گے۔

گورنر جنرل کی واپسی

کراچی ۲۶ مارچ۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد لاہور میں ایک روز قیام کرنے کے بعد کل کراچی واپس پہنچ گئے۔

لاہور پشاور ۲۶ مارچ۔ ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد میں جرائم کی رفتار کم ہوگئی ہے۔ پچھلے مہینے نسبتاً ۲۲ کیس کم درج کئے گئے ہیں۔

پاکستان، برطانیہ اور امریکہ دفاعی امور میں مل کر کام کریں!

لنڈن ۲۶ مارچ - برطانیہ کے چیف آف امپیریل جنرل سٹاف فیلڈ مارشل سر جان ہارڈنگ نے کل یہاں کہا کہ برطانیہ اور امریکہ پاکستان کے ساتھ اس علاقے کے دفاع کے لئے جتنا زیادہ مل کر کام کر سکیں اتنا ہی ہم سب کے لئے مفید ہوگا۔ ان سے سوال کیا گیا تھا کہ امریکہ سے فوجی امداد لینے کے بعد کیا پاکستان برطانیہ کے حلقہ اثر میں نہیں رہے گا؟ سر جان ہارڈنگ نے جواب دیا کہ مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا کا دفاع صرف برطانیہ کی نہیں بلکہ پوری دنیا کی ذمہ داری ہے۔

سوڈان کی حزب مخالف کا احتجاج

خرطوم ۲۶ مارچ - سوڈان کی حزب مخالف کل اسمبلی سے واک آؤٹ کر گئی - یہ واک آؤٹ سوڈان سے مصری اور برطانوی دستے فوری طور پر نکالنے کے مسئلہ پر بطور احتجاج کیا گیا ہے۔ اسمبلی کے سپیکر نے حزب مخالف کی تحریک کو غیر قانونی قرار دے دیا تھا۔

صداقت شعاری

مظفر گڑھ ۲۶ مارچ۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے جمعرات کو بمقام رنگپور سیلاب زدہ غریب عوام میں مبلغ دو ہزار روپے کی رقم مفت تقسیم کی یہ رقم صرف ان لوگوں کو دی گئی ہے۔ جنہوں نے سیلاب کے دوران میں مالی نقصان برداشت کیا تھا رقم کی تقسیم کے وقت لال دین نامی ایک مہاجر نے اس گئے گذرے زمانہ میں سیر چشمی اور قناعت کی ایک حیرت انگیز مثال پیش کی۔ اسے تین صد روپے پیش کئے گئے تھے۔ لیکن اس نے صرف دس روپے رکھ کر یہ کہتے ہوئے بقایا تمام رقم واپس کر دی۔ کہ اس کے نقصان کی مالیت دس روپے سے زائد نہ تھی۔ وہ نقصان سے زائد رقم لے کر حکومت، خدا اور رسول کا مجرم نہیں بننا چاہتا۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

گڑ ۶ سیر۔ شکر ۷ سیر۔ چینی ولیسی ۱۰/۔ ولایتی سیر نیلی توریہ ۱۲/۱ سیر۔ تیل مارل ۲/۸ سیر۔ تیل تلی ۲/۰ سیر۔ سرخ مرچ ۸/۱ سیر۔ ہلدی ۲/۸ سیر نمک ۲/۔ سیر دیسی گھی ۴/۸ سیر۔ بناسپتی گھی ۲/۸ سیر۔ ماش ثابت ۷ سیر۔ مونگ ثابت ۷ سیر۔ مسور ثابت ۷ سیر سوگی ۸/۱ سیر۔ کھوپا ۲/۸ سیر۔ پستہ ۱/۱۰ سیر گری بادام ۶/۰ سیر

قاضی فضل اللہ بھی گرفتار کر لئے گئے

سازش میں شرکت کا الزام

حیدر آباد ۲۶ مارچ۔ سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ قاضی فضل اللہ کو کل صبح جب وہ کراچی سے حیدر آباد آ رہے تھے گرفتار کر لیا گیا۔

ایک سرکاری ذریعے سے اطلاع ملی ہے کہ ان کی گرفتاری سندھی وزراء کے قتل کی سازش کے سلسلے میں عمل میں آئی ہے۔ قاضی فضل اللہ چوتھے شخص ہیں جن کو سازش کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ قبل ازیں امام بخش تالپور سابق سپیکر میر غلام علی تالپور اور سابق وزیر اعلیٰ پیر الٰہی بخش نظر بند کئے جا چکے ہیں۔

افریقی ایشیائی کانفرنس میں مسئلہ کشمیر پر بھی غور کیا جائے

راولپنڈی ۲۶ مارچ۔ کل جموں اور کشمیر ایڈیٹرز کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ افریقی ایشیائی کانفرنس کے نام ایک یادداشت بھیجی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس یادداشت میں افریقی ایشیائی کانفرنس کے وزراء اعظم سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ تنازع کشمیر پر سنجیدگی سے غور کریں۔ کیونکہ یہ تنازع ایشیا کے امن کے لئے مستقل خطرہ ہے۔ اس کے علاوہ کانفرنس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ مظفر آباد میں تمام اخبارات اور جرائد کے مدیران کی ایک کنونشن بلائی جائے۔

ترکی میں مردم شماری

استنبول ۲۶ مارچ۔ اس سال ترکی کی آبادی معلوم کرنے کے لئے مردم شماری کی جائے گی۔ آخری مردم شماری ۱۹۵۰ء میں ہوئی تھی۔ اس وقت ملک کی آبادی ۲۰۹۴۷۶۵۰ تھی۔ اندازہ ہے کہ اب دو کروڑ ۳۵ لاکھ ہوگی۔